



## انس بن سعد بن معاذ! جنت! رب كعبہ کی قسم! میں اس کی خوشبو احد پہاڑ سے بھی زیادہ قریب محسوس کر رہا ہوں

انس بن مالك رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں غیر حاضر رہے تھے انہوں نے رسول اللہ سے کہا: اے اللہ کے رسول پہلی جنگ جو آپ نے مشرکوں سے لڑی میں اس میں شریک نہ تھا البتہ آئندہ اگر اللہ نے مشرکین سے لڑائی کا موقع مجھے عطا فرمایا تو میں جو کچھ کروں گا اللہ اسے دکھائے گا پس جب احد والا دن ہوا تو مسلمانوں نے اپنے مورچے چھوڑ دیے اور شکست کھا گئی، تو انہوں نے کہا: اے اللہ میں تجھ سے اس حرکت کی عذر خواہی کرتا ہوں جو ان مسلمانوں نے کی اور میں تیرے سامنے بیزارى ظاہر کرتا ہوں، اس حرکت سے جو ان مشرکوں نے کی پھر وہ آگے بڑھے تو ان کا سامنا سعد بن معاذ سے ہوا، آپ نے ان سے کہا: اے سعد بن معاذ! جنت، رب كعبہ کی قسم! میں اس کی خوشبو احد پہاڑ سے بھی زیادہ قریب محسوس کر رہا ہوں سعد نے کہا: اے اللہ کے رسول! انہوں (انس بن نضر) نے جو کیا مجھ سے وہ نہیں ہوسکا! انس بن مالك کہتے ہیں کہ ہم نے ان کے جسم پر اسی (80) سے زیادہ تلوار کی چوٹیں یا نیزے کے زخم یا تیر کے نشان پائے اور ہم نے انہیں دیکھا کہ وہ قتل (شہید) کر دیے گئے تھے اور مشرکوں نے ان کا مثلہ کر دیا تھا (یعنی انکے کان ناک وغیرہ کاٹ ڈالے تھے) اس سبب سے ان کی بدن کے سوا کسی نے ان کو نہیں پہچانا، انہوں نے ان کو انکی انگلیوں کے پوروں سے پہچانا انس بن مالك نے فرمایا: ہم خیال کرتے تھے کہ یہ آیت ان کے اور ان جیسے مسلمانوں کی کتاب میں نازل ہوئی ہے: **مَنْ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ... [الأحزاب: 23]** "مومنوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے وہ عہد سچ کر دکھایا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا..." آخر آیت تک [صحیح] [متفق علیہ]

انس بن مالك بیان کرتے ہیں کہ ان کے چچا انس بن نضر جنگ بدر میں رسول اللہ کے ساتھ نہیں تھے اس لئے کہ جنگ بدر میں نبی نے لڑائی کے ارادے سے نہیں نکلا تھے صرف آپ کے پیش نظر قریش کے قافلے کا تعاقب تھا آپ کے ساتھ کل تین سو کچھ آدمی تھے جن کے پاس ستر اونٹ اور صرف دو گھوڑے تھے جن پر وہ لوگ باری باری سوار ہوتے تھے انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے نبی سے کہا کہ میں مشرکین سے ہونے والی پہلی لڑائی میں شریک نہ ہو سکا تھا، البتہ آئندہ اگر اللہ نے مشرکین سے لڑائی کا موقع مجھے عطا فرمایا تو میں جو کچھ کروں گا اللہ اسے دکھائے گا (لوگوں کے سامنے ظاہر فرمادے گا) پس جب جنگ احد والا دن ہوا اور وہ جنگ بدر کے ایک سال ایک ماہ بعد پیش آیا تو لوگ نکلا اور نبی کے ساتھ مل کر جنگ لڑی دن کے آغاز میں مسلمانوں کا پلڑا بھاری رہا، لیکن تیراندازوں نے اپنے وہ مورچے چھوڑ دیے جن پر نبی نے انہیں تعینات کیا تھا اور انہیں وہاں سے ہٹانے سے منع فرمایا تھا جب مشرکین پیچھے ہٹنے لگے اور شکست کھا گئے تو بعض تیراندازوں نے وہ جگہ چھوڑ دی اور مشرکین کے لڑاکوں نے اس جانب سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا اور ان سے مل گئے یہ صورت حال دیکھ کر مسلمان منتشر ہو گئے اور ان میں سے کچھ بھاگ کھڑے ہوئے مگر انس بن نضر رضی اللہ عنہ کفار کے سمت آگے بڑھے اور فرمایا: اے اللہ میں تجھ سے اس حرکت کی عذر خواہی کرتا ہوں جو ان بھگوتے مسلمانوں نے کی اور میں تیرے سامنے بیزارى ظاہر کرتا ہوں، اس حرکت سے جو ان لوگوں یعنی مشرکوں نے کی ہے نبی کے اور آپ کے ساتھی اہل ایمان سے جنگ ٹھان کر اور جب وہ آگے بڑھے تو سعد بن معاذ ان سے ملے اور پوچھا: کہاں کے لئے؟ آپ نے ان سے کہا: اے سعد میں جنت کی خوشبو احد پہاڑ سے بھی زیادہ قریب محسوس کر رہا ہوں جنت کی خوشبو کا ادراک یہ حقیقی ہے وہم یا خیال نہیں اور یہ اللہ کی طرف سے ان کے لئے بطور کرامت ہوئی کہ انہوں نے جنت کی خوشبو اللہ کی راہ میں شہید ہونے سے پہلے ہی سونگھ لی تاکہ وہ اقدام کریں پیچھے نہ ہٹیں چنانچہ وہ آگے بڑھے اور قتال کیا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے سعد رضی اللہ عنہ کا کرتے تھے، یا رسول

اللہ! اس نے جو کیا وہ میں نے نہیں کر سکتا، یعنی ان جیسی قربانی دینے کی قابلیت مجھ میں نہیں ہے۔ میدان جنگ میں وہ مقتول پانے گئے اس طور پر کہ ان کے جسم پر اسی (80) سے زیادہ تلوار کی چوٹیں یا نیزے کے زخم یا تیر کے نشان پائے گئے۔ یہاں تک کہ ان کا جسم پھٹ چکا تھا۔ ان کی بہن کے سوا کسی نے ان کو نہیں پہچانا، انہوں نے ان کو انکی انگلیوں سے پہچان لیا۔ رضی اللہ عنہ۔ اسی ناطق مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ یہ آیت ان کے اور ان جیسے مسلمانوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے: **مَنْ الْمُؤْمِنِينَ رَجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَصَصَ تَحَبُّهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا** (الأحزاب: 23) ”مومنوں میں (ایسے) لوگ بھی ہیں جنہوں نے جو وعدے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا انہیں سچا کر دکھایا، بعض نے تو اپنا وعدہ پورا کر دیا اور بعض (موقع کے) منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی“، اور بلاشبہ وہ اور ان جیسے اس آیت کے اولین مصداق ہیں رضی اللہ عنہم کیونکہ انہوں نے اپنا رب سے کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا۔ بایں طور کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: اللہ کی قسم! میں جو کچھ کروں گا اللہ اسے دکھائے گا اور بالفعل انہوں نے ایسا کچھ کر دکھایا جو عام فرد بشر کی بات نہیں ہے۔ مگر جس پر انہیں جیسی اللہ کی خصوصی عنایت ہے، یہاں تک آپ شہید ہو گئے۔

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/3855>



النجاة الخيرية  
ALNAJAT CHARITY

